© rasailojaraid.com

احسان دانشؒ

مزدور کی بیوہ

سر جھکائے فکر میں بیٹھی ہے اک عورت نڈھال — جس کے شوہر کا ہوا ہے شام ہی کو انتقال
بھونک پڑتا ہے کوئی کتا جو گھر سے متصل — اس پریشاں حال بیوہ کا دہل جاتا ہے دل
لے رہا ہے سسکیاں اک ٹمٹماتا سا چراغ — جس سے جگمگ کر رہے ہیں سینۂ سوزاں کے داغ
پاس تھا زیور جو پیتل کے چھڑے چاندی کا ہار — کر چکی ہے سب کا سب تکفینِ شوہر پر نثار
سوچتی ہے کس سے مانگوں گی، ہے کس کا آسرا — بیوگی کی رسم آخر کس طرح ہو گی ادا ؟
ایک بچی عمر جس کی ہے بمشکل پانچ سال — اپنی دکھیا ماں سے رو رو کر یہ کرتی ہے سوال
تم نے ابا کو کہاں بھیجا ہے آئے کیوں نہیں — چیز* لانے کے لیے کہتے تھے لائے کیوں نہیں
اچھی امی آؤ میں آواز دوں دہلیز سے — ''آؤ ابا آؤ'' باز آئی میں ایسی چیز سے
رات ہے ایسی بھیانک کچھ نظر آتا نہیں — دل دہلتا ہے یہاں تنہا رہا جاتا نہیں
سنتی ہے بیوہ جو بچی کا بیانِ دل فگار — مضمحل آنکھوں سے چل پڑتی ہے اشکوں کی قطار
پھیر کر منھ ، پونچھ کر آنسو، طبیعت روک کر — کہتی ہے قربان ماں کی جان اے نورِ نظر!
رات آدھی آ چکی سو جا عبث ہلکان ہے — تیرا ابا آج اہلِ خلد کا مہمان ہے
صبح کو جس وقت سورج روشنی برسائے گا — لے کے جنت سے کھلونے مسکراتا آئے گا

حادثہ یہ ' اور ہیں ہمسایوں کے دل آسودہ تر
اِس طرف سے اُس طرف تک سو رہے ہیں بے خبر

☆☆☆

* اکثر بچے مٹھائی کو ''چیز'' کہتے ہیں

© rasailojaraid.com